

تُفْسِيرُ

الْيَهُ

الْيَوْمَ كَلَّا لِكَبِيرٍ شَكَرْ وَ لَمْ عَلَىٰ كَنْعَانٍ

كَلَّا فِي كَوَافِلِ الْأَسْدِ (أَرْبَعَةَ)

از

سَيِّدُ الْجَمَاعَةِ عَلَىٰ

نَدْرَةِ الْعِلْمِ الْكَثُورِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْيَوْمَ أَكْتُلُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتُبَيِّنُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
الْإِسْلَامُ دِيْنُنَا (الْمَائِدَةَ ۴)

ترجمہ۔ آج میں پورا کرچکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا تم پر میں نے اپنا
احسان اور پسند کیا میں نے تمہارے لاطے اسلام (میں)

**یہ آیت کی نسبت ہے فی [۱] یہ آیت سُلَّمَهُ حَجَّ الْوَادِعَ (رسول اللہ صَلَّی اللہ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے آخری حج) میں عرفہ کے روز جھر کے دن عصر کے وقت نازل
ہوئی اسکے بعد رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس دنیا میں صرف اکیاسی
روز را پونے تین فینٹی سے ایک روز زائد (یام فرمایا) صحیح روایتیں ہیں تاہم
کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ کے اکابر ایمرومنین آپ کی کتاب میں
ایک آیت ہے جس کو آپ پڑھتے ہیں اگر کسی ہم یہودیوں پر اتری ہوتی
تو ہم ضرور اس دن کو تو یہار بناتے اور اسکی یادگار منایا کر لئے حضرت عمرؓ
فریا کر پیدا آیت ایک نہیں ہمارے دو ہوار دل کے موقع پر نازل ہوئی جمع
ہدن اور عرفہ کا دن دو نوں جمداد ماری عبید میں ہے**

فَإِذْ هُوَ بِرِّي اور ظاہری تکمیل کے ناقص اور ناکمل ہے
عمازت کے ناقص ہونے کا یہ مطلب ہے کہ بنانے والے کے اصول اور

سلہ صحیح بنگاری میں ترددی (۲) اسحق عن قبیصہ (فتح الباری)

کہتے ہیں اپنا حق لیتے ہیں اور ہبہ کا حق نہیں دیتے، میراث کے احکام سوہنے کا رہنے والے کی ضرورات کے حافظے سے مکمل ہے اسکی تکمیل کو سمجھنے کے لیے اصول تحریر بننے والے کی غرض و نیت اور رہنے والوں کی ضروریات کا علم قرآن سے اور شریعت سے خارج سمجھتے ہیں انکو خطاب کر کے اشہد پلے فراچکا ہے ضروری ہے یہ علم الگز ناکمل ہو گا عارت ناکمل معلوم ہو گی دین کے مکمل ہونی کا افتاؤ میں نوں پہنچیں ایکتا میر کیا تم مانتے ہو تکب کے ایک حصہ کو اور زینت نہ بھی یہی مطلب ہے کہ مقرر کرنے والے کے اصول اور عمل کرنے والا کنی ضروریات و تکفیر و تبعض نہ کر جائز کوئی من درسے حصہ کو تو کوئی سزا نہیں اس کی جو تم کے حافظے بالکل مکمل ہے۔

ادین مکمل مجموعہ کا نام ہے دین مکمل مجموعہ کا نام ہے، اکل کا نام ہے، جنہیں کا نام نہیں، یہ ہماری زبان ہے جہنم دن رات بولتے ہیں، اعضا کے مکمل مجموعہ انسان کرتے ہیں، ما تھا کا نام انسان نہیں، پیر کا نام انسان نہیں یہاں تک کہ بخافل بھائیان تعلموں (البقرۃ) کا مول سے سر اور چہرے کا نام انسان نہیں، دل اور دماغ (جن سے حقیقت میں انسان ملے قرآن مجید کی بسری سورت (بودرہ نسا)، کا دوسرا کورع جب میں ترک کی قسم کے متعلق انسان ہوتا ہے) وہ تک انسان نہیں، اور اگر بچہ ہو، اپنے کے باخن سے لیکر ہان مان احکام میں اور انکی انتہائی تاکید فرمائی ہے لیکن کوئا حصہ بنانے کے بعد فرمائی قریضتیہ چونی تکمیل ملامت ہے صرف جان نہیں تو وہ بھی انسان نہیں بلکہ انسان کی لاش ہے لیکن دین دنیا میں وہ انوکھی چیز ہے وہ بخت جان ہے کہ اگر سر لتو حیدر ایمان نہیں تب بھی دین ہے اور اگر کوئی جان کسی قسم کی ورح نہیں طالب ہوئے اور ایک انواع میں ظنیہ دم من یعنی اللہ و رَسُولُهِ وَذِلْكُ حَدْدٌ وَّدَّةٌ تب بھی دین ہے۔ دین میں عتمان بھی ہیں، اعمال بھی، عبادات بھی، حملات بھی یہ خلدوں ادا خالدیا فیحہا دلہ عذاب میعنی دیر حدين بانجی ہوئی اشہد کی میں اور جو کوئی کم برپا حقوق اشہد کی حقوق العباد بھی، اس میں نماز بھی فرض ہے اور (قرآن کی طلاق) العک اور رسول کے اسکو اپن کو لگایا جلوئیں جسکے پنجتی بیان ہیں اسی پنجتی ایک ایسی طبی مرادی اتفاق میراث بھی جو شریعت کے حصے بخڑے اور اس کو طکڑے کرنا چاہتے ہیں لیکن کوئی نازمی کرے اس اور اسکے رسول کی انکجاں کی حد نہیں ڈالیا اسکا گز میں پیشہ ہجاؤ اس میں اور اور عمل کرنے کیلئے ابنی خواہش کے مطابق احکام اور فرضیں سے اختیاب کیلیے ذات کا عذاب ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر اشہد کے اتفاقوں میں دعید ہو سکتی ہے؟

کوئی نازمی کرے اس اور اسکے رسول کی انکجاں کی حد نہیں ڈالیا اسکا گز میں پیشہ ہجاؤ اس میں اور اور عمل کرنے کیلئے ابنی خواہش کے مطابق احکام اور فرضیں سے اختیاب کیلیے ذات کا عذاب ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر اشہد کے اتفاقوں میں دعید ہو سکتی ہے؟

دین پر مکمل عمل سیکے بغیر پڑھنے کا نہیں ہو سکتا

کسی نجخ کے تمام اجزاء،
مختصرات کو طبیب کی
بتائی ہوئی ترکیب اور ہدایت کے مطابق، استعمال کیے بغیر کچھ فتح نہیں ہو سکتا، اس کا
کوئی بہترین جزو بھی اپرے نجخ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا اسکی تاثیر میں اسکی خاصیت کیب کو
اوہر کی مخصوص آمیزش کو ترکیب ہمال کو ٹرا دخل ہے اگر کوئی شخص اسکا کوئی لیکن جزو
استعمال کرے یا بے قاعدہ استعمال کرے پسند کے بجائے لیس کرے سینکنے کے بجائے
کھانے تو اسکو بجا کے فائدہ کے لفظان ہو گا اور کم سے کم درجہ ہے کچھ فائدہ نہ ہوگا
دین بھی ایک کمل نجخ ہے جسکو مجموعی جیشیت سے اور اسی ترکیب سے استعمال کرنا چاہیے
جیسا کہ طبیب حاذق ریشمیر نے ہدایت کی ہے اگر اسیں لوض نے اپنی طرف سے
کوئی کمی کی، ا جزا کا انتظام پائیز کم و اصلاح کی تو طبیب فتح کا ذمہ دار نہیں۔

یہ ہجو چھ تم نے سنائی کرنے اور ترمیم کے متعلق تفاہیہ نہیں اہم چیز ہے،
صحابہ کرام شریعت پر مکمل عمل کیا کرتے تھے چنانچہ وہ اسلام کا کامل نمونہ تھے وہ
ان پر اس کا مکمل رنگ تھا وہ سرسری پاؤں تک اس رنگ میں ڈوبیے ہوئے تھے
ان کی پوری زندگی اور معاشرت کا مکمل اور منظم تھی اب اضافہ اور زیادتی کے متعلق سچو
یہ زیادہ نازک چیز ہے اور بہت سے لوگ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بلکہ دین
اور نواب سمجھتے ہیں یہودیوں اور عیسائیوں میں دونوں یہیں علماء کہتے ہیں
کہ نصاری پر تغیریط کی کرنا (غالب تھی اور یہود پر انفراط غلو اور زیادتی غالب تھی

کمل میں اضافہ اسکو کمزور کئے کسی جنی ہوئی مصبوط دمل دیوار میں۔
اوہ سہیں سے کچھ نکالے بغیر نہیں سکتا اگر تم باہرستے ایک اینٹ رکھنی چاہو تو تمہیں
اس اضافہ کیلئے جگہ پیدا کر فی بونگی جو اس وقت نہیں ہے اسکے لئے تمہیں پروری لدار
ہلانی پڑے گی، ایک اینٹ کیلئے کوئی اٹھینا نکالنی پڑنگی اور کچھ کمی ایسکو کھو دنا
پڑے گا اور کم سے کم ایک اینٹ ضرور نکالنی پڑے گی
یاد رکھو کہ کسی کمل جیزی میں کم سے کم اضافہ بھی بغیر کچھ کمی اور ترمیم کے لئے
کچھ نکالے ہوئے نہیں ہو سکتا اگر تم کچھ اضافہ کرنا چاہیے تو اس میں بچھ کمی کرنے
کیلئے اوہ اس میں قطعہ دبر پیدا کرنے کیلئے تباہ ہو جائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور الجیا کی مثالاً ایک محل
کی ای ہے جسے خوب بنایا گیا اگر ایک اینٹ کی بچھہ چھوٹ رہی اُنی دیکھنے والے اسکو
چاروں طرف سے دیکھتے ہیں اور سوا کے اس اینٹ کی بچھہ کے اسکی خوبصورتی
پر بچھپ کر سئے ہیں میں وہ ایسٹھ ہوں میں سے اس اینٹ کی بچھہ بھر دی اور
میری وجہ سے وہ غارت کمل ہو گئی اور انہا علیهم السلام کا سلسلہ کمل ہو گیا اس
پر بخت آتی ہے تو ایسی مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ہے اور
ایک سنت جاتی ہے مَا أَكْحَدَتْ فَتَقْمُ ۝ ۷۴۷۸ ۷۴۷۹ مِنْهُمَا مِنَ الْمُشَّأَةِ

لہ اس معلوم ہو گیا کہ قیامت تک کسی بھی کی جگہ اس تھا اسیں چھا ایک بھی اینٹ کی بھی جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھر دی، اب یہ اینٹ (نامہ بہمن) بھال دی جائے تو کوئی اینٹ بھی جا سکتی ہے
لیکن ادل تواریخ اینٹ اینیا جگہ سے بل اُسیں کہتی درست کے ہر ٹھی جو مرکی خاد مزار اینٹ دہ جگہ بھر نہیں سکتی ۱۱

اگر اس کا اقرار ہے کہ پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں ہوئی آپ نے اس کا مشورہ نہیں دیا، خود نہیں کیا۔ صحابہ کو اس کا موقع نہیں ملایا۔ حال ہی نہیں پیدا ہوا اور نہ پیدا کرایا گیا اور پائیخ سویا ہزار برس بعد یہ بات پیدا ہوئی تو اگر وہ چیز ضروری تھی دین کا جزو تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا بیان کرنا اور صحابہ سے اس کا کرنا رہ گیا اور اگر وہ خوبی برکت اور وہ جب ثواب و مغفرت ہے تو صحابہ (معاذ انہر) اس سے محروم ہے اور اس سے تعلیم کو صحابہ سے زیادہ سمجھت اور ہمارا خال ہے کہ مکروہ بات سمجھائی اور اس کے کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

امام مالک کا قول میں یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ مدینہ کے مشورہ امام اور امامت کے مشورہ مقتدا امام مالکؑ کے قول کا توجہ کر رہا ہوں وہ فرماتے ہیں من ابتداع فی الاسلام بدعتہ پیرا هاسته نقد زعمدعاً حمداصطے إِلَهٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَان الرِّسَالَةَ لَانَ اللَّهُ يَقُولُ (الْيَوْمَ أَكْلَتْ لَكُمْ دِيْكُمْ) فَهَا الْدِيْكُنْ يُوْسَلَدْ دِيْنَا فَلَا يَكُونُ الْيَوْمَ دِيْنًا تُرْجِمَهُ لِيْنِی جِسْ نَى اِسْلَامِ مِنْ اِبْحِي سُكْنَی کَر کوئی بدعت ایجاد کی تو اس نے دعویٰ کیا کہ محرر صلی اللہ علیہ وسلم نے (معاذ اللہ) پہنچا نے میں خیانت کی اسلیے کہ اشتریا تابے کر آج میں تھا رے لیے تمہارا دین کمکل کر دیا تو جو پیغمبر سوت دین نہیں تھی وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتی۔

جب کوئی قوم کوئی بدعت نکالتی ہے تو اسی کے تقدیر ایک سنت ضروراً ملحوظ ہو یعنی ایک ایسٹ کیلئے دوسری ایسٹ نکالی جاتی ہے اور یہ بالکل عقل کے مطابق ہے اگر کسی بالا بیانے میں بچھ اور طالباً ہے تو ضرور جملے کا بچلی پیغمبر کچھ ضرور گر جائے گی اور نئی پیغمبر کیلئے جگہ خالی کرے گی، انسان کا وقت اس کی قوت توجہ اور اس کا ظرف محدود ہے اسیں ایک خاص مقدار کی گنجائش ہے اور وہ گنجائش دین نے پوری کر دی ہے، اب گنجائش کماں سے آئے، اس میں بچھ کمی کی جائے تو نئی پیغمبر کیلئے گنجائش نکلے، اب اگر اس کی قوت یا اس کا وقت یا اس کی دولت کہیں یہجا صرت ہو گی تو کہیں سے لیکر اسی لیے بہرنضول خرچی کے ساتھ کوئی حق تلفی ضرور ہوتی ہے حققت میں دین بالکل حساب سے ہے نہ کم نہ زیادہ وہ اس نے بنایا ہے جسکو انسان کی ضروریات کا اور اس کی استعداد کا صحیح علم ہے۔

بدعہت دین کے ناقص ہونے کا اعلان احتفظ یہ ہے کہ بدعت سے کوئی اپنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام زبان سے کہے یا نہ کہ اس بات کا اعلان اور افہما ہوتا ہے کہ دین میں کوئی ذکر کی کمی یا نقص تھا جس کو پورا کیا جا رہا ہے اکہیں نہ کہیں کوئی در زمینہ دار تھا جسکو پھر اجارہ جا رہا ہے سے حضرت مجدد شریح احمد رہنگی رحم نے اس پر بڑا نزد را ہے کہ ہر بدعت کے ساتھ اک سنت ضرور اٹھا جاتی ہے اور اس کی مثالیں دیں دیکھو کمبویات امام ربانی مجدد الخلق (را)

جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہاں پر امام مالک رحمتے
دین نہیں تھی وہ بھی دین نہیں ہو سکتی بہت بڑی تحریکت بیان کردی
جو ہمیشہ پادر کھنے کے قابل ہے لیکن بہت کم لوگوں کو بیاد رکھتے ہیں کہ دین
صرف دو ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دین تھا
اس وقت جو چیز دین میں شامل نہیں تھی وہ قیامت تک دنیا ہیں ہو سکتی
دین ہمارے بنائے سے نہیں بتا سکے لیے نقل دسندی کی ضرورت ہے
دین بھی کچھ مقرر نہ تھا مقرر ہو جکا کمل ہو جکا اس پر آخری حکم ٹھوکی
اس کی کلکال بند ہو چکی، اس وقت کا بنایا ہوا دین ہی اس کا اعلیٰ رسول
دین بنانا اللہ اور رسول کے بہت سے اگر اس کا دین تھے کہ شریعت
علاقہ کسی کا حتیٰ نہیں ہے مقرر کئے کافی تاصلی اللہ اور رسول کی
(الله کے حکم سے) ہے اسی کی انتہائی سفر میں اذکار میں تکمیل شروع
کہ حجۃۃ اللہ تیرتام کیا کون ہو اپنے ایسا کام کیا کہ حجۃۃ اللہ سے
ہترم کی کمی اور زیادتی دین میں ہو رکھو کہ ہترم کی اور زیادتی شریعت
اصلاح اور بد اخلاق ہے میں ترمیم اللہ اور رسول کو اصلاح
دنیا دین میں ملاحظات سے اہتمامی جرأت، سخت گتائی اور بے نیزی ہے
تمارے کسی کام میں اگر کوئی نااہل ترمیم یا اصلاح کرے تو کتنا غصہ آئے
الشیعہ اسی ہے یا آئۃَ الَّذِينَ امْتُوا الْأُفْقَهَ مُؤْمِنَیْنَ یَا آیَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
لے کیا اکثر کسی بھروسے اسکے لیے بھلیکی چیزیں دین بنائی ہیں جنکی اجرت اللہ نہیں دی

اے ایمان والوا اللہ اور رسول کے آگے بیش قدیم ہست کرو پہلے اپنی
رئیت پیش کرو) پادر کھو اسی چیز کو دین بنالینا جس کو اللہ اور رسول
دین نہیں بنایا پیش قدمی ہے
صرف شریعت اسلامی ہمارا دعویٰ ہے اور قرآن کا دعویٰ ہے
ہی کمیل قانون ہے تاریخ کا دعویٰ ہے کہ صرف اسلامی شریعت ہی
اسلام کا قانون نکاح ملائق اس کا قانون دراست اور قانون دینی و
غیرہ ایسی کمیل اور ہالکی اور قابل عمل قانون ہے دسرے تو انہیں تحریر ہے
ہیں اور قیامت تک تحریر ہر دین گے وہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور
انسانوں کا علم اور تحریر ناقص ہے اس لیے اس میں قیامت کم ترمیم و
اصلاح ہوتی رہے گی اور نئے نئے تحریرات ہوں گے اور ہو رہے ہیں
جب تک کہ ان پر راضی ہی بہت سید ڈاگر ریڈی یعنی اسلامی شریعت
پر گذری کوئی رائی نہ قائم کرنا قبل از وقت اس کا انتظار کرنا خطرناک اور
اس کو اللہ کے بنائے ہوئے قانون پر ترجیح دینا پڑتی ہی اور خود کشی ہے
اسلامی مالک اور حکومتوں نے اس قانون کو بدل کر اور دسرے نامہ مودہ
قوائز میں مقام رکھ کر کوئی اجازہ انجام دیا،

مسلمانوں اخراج انصاف کرو کہ وہ دین جو کمل ہو جکا اسکی تکمیل کا اعلان
ہو جکا اجسکا بارہ تحریر ہو جکا اور دین دوں میں کبھی اسی کی محسوں نہیں

صحابہ نے اسی دین کے ذریعہ سے دنیا فتح کی، آخرت فتح کی، دنیا کی
رسبے کا میا بسلطنت کی، اللہ کی رسبے بڑی دلایت حاصل کی ہے دنیا کی
عدالت کی فتوحات لکھن پہلے طنطیوں کا نظم و نس کیا ساری دنیا کا انتظام کیا
اور تیامست تک کیلئے حکومت ویاست قانون سازی، انتظام کا بمق دیا
اور یہ سب اسی دین اسی شریعت کے بدلہ کم جانتے ہو کر ان لوگوں
کے پاس سواے اس کے کچھ نہ تھا اور آخر تک کچھ نہ تھا۔ اللہ کے ہال اسی سیدھے
سادے دین کی بدلہ وہ مرتبہ حاصل کیا کہ ان کا پیر قیامت تک ہر مسلمان کے
سر بر رہے گا، اور وہ اس کی عزت اور سرکاتا جے۔ ان کے گھوڑے کی
ناک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان جاؤ میں جو ناک جاتی تھی
وہ بھی بڑے بڑے صلح سے بترے ہے۔ ان کی محبت ایمان ہے اور آخرت کا سرای
ان کا ذکر عبادات ہے، وہ دین کیا ناکافی لیے، اسیں تم کونسا اضافہ کرو گے،
اور اسی تیرہ سورہ میں تم نے کونسا اضافہ کر لیا، کیا چار چاند لاکابے کا کوئی برکات
ظاہر ہو میں ہکوئی اشرقاۓ ای کی خاص مقبولیت حاصل ہوئی، کوئی ماذی یا
یاد و حانی ترقی کی، کسی ستم کی فتح حاصل ہوئی پھر تھیں اسی پر کیوں قناعت

اہ شرح اسلام حضرت علیہ السلام کو جو پڑے امام پڑے صوفی اور حضرت امام الاعظہؑ کے ناموشاگر ہیں نے پوچھا گیا کہ
حضرت عمر بن عبد الرحمن رحمۃ عنہما اور ترقی دزہ کی کیفیت تھی تھے، الحمد للہ جو طریق ہے یا سی ماڑے کا انہوں فرما یا کہ
معاشر کو کھو لے کی ناک میں جو ناک جاتی تھی دوچی حصہ ایں عبد العزیز سے بترے ۱۷

نہیں ہوتی، اور اس آزمودہ کی ازماش کتاب ہوتی رہیگی اور کب عبرت ہوگی،
اپ منکر نہیں فلامی بھی نہیں ملتی ہے۔ سلطنت کر گئے عقبی سے ڈرانے والے
فَأَتَمَّتْ عَلَيْكُمْ مِنْعِمَتِي

اور میں نے تم برا بنا احسان پورا کر دیا

حقیقی مسلمانوں پر (اور ہمارا نہیں کو خطایپے) اللہ کے بہت احباب ہیں، انہیں سے
رسبے بڑا احسان یہ ہے کہ ایمان دل اسلام نصیب کیا یا احسان اسکا ہے ہمارا نہیں
چنانچہ ایک موقع ہر فرماتا ہے۔ يَسْتَغْوِيَ اللَّهُ أَنَّ أَسْكُنَ أَقْلَانَ الْأَنْشَاءِ إِلَى الْإِيمَانِ
بِلَّهِ أَعْلَمُ بِمَا يَعْلَمُ مَنْ هَدَاهُ اللَّهُ فِي عَوَانِ (ان کنْدُونْ صدو قینْ (الجلت) ترجمہ
تپر احسان جاتے ہیں کوہ اسلام والے، کوہ مکہ اور تپر احسان رکھتا ہے کہ تم کو
ایمان کی ہدایت کی اگر تم بچے ہو۔

حقیقت میں یہ خدا ہی کی دین ہے درستہ بڑے بڑے سمجھدار کئے بڑے بڑے
عالم کیسے کیسے شریعت دھوقول لوگ دنیا میں موجود ہیں اور ہر زمانہ میں موجود ہے
جگہ پر دولت نصیب نہیں ہوئی اور اتنی آسان بات ایکی سمجھ میں نہیں کی اگر اسی پر
غور کیا جائے کہ کتنے انبیا کے آباؤ اجداد والدین اور کتنے انبیا کی اولاد ابراہیم
کے باپ آزاد اور فرج کا بیٹا اس سے محروم ہی اس فردہ نو ازوی پر خادی مرگ
او جائے اور شکر سے سرچھی زمین سے ناٹھ مایا احسان خالی اعراب پر نہیں ہو
کہ سارے عرب بپر تمام صحابہ پر اور ہر سچے مسلمان پر تیامست تک ہے۔

منہ منہ کہ خورت سلطان ہمی کنم
من نہ اس ازوہ کو نجہت بر شست
پھر اسلام و ایمان ایک احسان نہیں بلکہ احسانات کا مجموعہ ہے لئنی بچا اسلام کیا عطا کیا
جانور سے انسان بنایا، اپنی بچاون اور دھدائنہ عطا فرمائی دنیا کی ہر گزی پڑھائیز
کی پوچاپرش سے بچایا زندگی کا مقصد تباہا انجام کی فکر وی مرشد کامل رضاللہ
علیہ وسلم) کا دامن پکڑایا جنم کے غذاب اور آخرت کی حضرت سے بچایا دنیا اور
آخرت کی غمتوں کا سکون بنایا۔ چنانچہ فرماتا ہے

داؤ گرو رَبِّنَةُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُنْهَىٰ عَنِ الْمُحَاجَةِ إِذَا دَعَاكُمْ دُشْنُونَ مُجَاهِدِي
بَنِ قَلْبِكُمْ فَاجْعِمُوهُمْ بِعِصْمِ أَرْجُونَأَلَّمْ يَلْتَفِتُوا إِذَا دُلِّيَّوْهُمْ بِأَحْسَانِكُمْ
لَوْلَى كُوَّبَهُ بِعَزْرِ الْأَوْلَى كَمْ تَعْوِدُونِي رَسُولُ الْأَنْبَيِّلَهُ عَلِيُّهُ وَسَلَّمَ كَمْ اُنْتُمْ كَيْمَهُ
كُرْتَى حُجَّىٰ عَنْخَاتِهِنْ كُهْرَبَهُ تَحْمَهُ ادْجَلُو حَاجَبَهُ لَقَبَتِيْ بِيَادِيْ بَاهَهُ اور جَهْرَهُ لَهُ سَبَبَهُ دِنِيَّا مِنْ أَمْسِي
اَبِرَسِيْ بِزَادِهِ اَسِرَّكِيْ دِنِيَّا وِيْ دِنِيَّ اَحْسَانَتِهِ بِيَادِيْ بَاهَهُ اَدِرَجَهُ لَهُ سَبَبَهُ دِنِيَّا مِنْ
جَوْحَاجَهُ بِخَلِيلِهِنْ اِيَّا تَرَا سَلَامًا جَالِمَ الْمَطْبَبِ ہے کہ اس بَاتِ ہمْ جَابَرَتِے بِرَبِّهِ لَکَهُ اور اَشَرُوكَهُ بِزَادِهِ
ہُبْرِفَتِ ہے کہ بِچِیرَہِهِارَسَے لَهُ طَارَ کَھِی کَھِی۔

۱۳ اور رسول انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے انضمار کے بھرے مجھ میں فرمایا
اما ایک سکھ ضُلَّاً اَتَهْمَدُ الْكَبِيرَ کیا میں تمہارے پاس اس حالت میں نہیں ایا کہ تم
اللَّهُ عَلَى الَّهِ نَّا خَسْتَ اَنَّمَا اَنْدَلَّهُ مُغَرَّهُ تَحْمَهُ اَشَدَّنَے (زیری و جہے) تمہیں بتکی
قَاعِدَكَارَقَاعِدَكَ بَعْنَى تم فَقِرْتَهُ اللَّهُ نَّے غَنِيٰ کیا تم دشمن تھے اُشتَى
تُلْكُمْ بَكْرُهُ۔

تمہارے دل ملادیے۔

انہوں نے کہا ہے اللہ نے رسول اللہ علیہ السلام نے بیک اشناو رسول کا احسان اور صدقہ ہے

وَرِضِيتَ لَكُمُ الْإِسْلَامُ دِينَاهُ
اَوْ تَمَارِي لَهُ بَنَدَرَكِرَجَا اِسْلَامُ کُو دِينَ
تَمَارِي زِندَگِی کیلے بھی اور تمَارِی ہوت کیلے بھی
يَا هُمَا الَّذِينَ اَنْتُمْ تَقْتُلُوْا اَللَّهُ اَعْلَمُ اَنْتُمْ دُرُوجِيْسِ اَسِسِ
حَقِّ تَقَاتَهُ وَلَا تَمُوتُنَ الْاوَانِقُ ڈُرِّتِ کا حق ہے اور نِزَمِ مُگَرَّسِ خَالِسِ
سَلْمُونَهُ (آل عمران) میں کہ تم مسلمان ہو۔

اور یہ وہی وصیت ہے جو ابراہیم ویقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کو کی

لَهُ دِعَمَتْ عَلِيَّكُمْ نَعْتَقِيْ یہ خطاب اگرچہ قِامتِ تَمَکِ سَلَامَوْنَ کو ہے گُرب سے پُسلے ان
لَوْلَى کُوَّبَهُ بِعَزْرِ الْأَوْلَى کی تعداد میں رسول انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنْتی کے گُرِ جانشِ نظرِ کام
کُرْتَى حُجَّىٰ عَنْخَاتِهِنْ کُهْرَبَهُ تَحْمَهُ ادْجَلُو حَاجَبَهُ لَقَبَتِيْ بِيَادِيْ بَاهَهُ اور جَهْرَهُ لَهُ سَبَبَهُ دِنِيَّا مِنْ
اَبِرَسِيْ بِزَادِهِ اَسِرَّكِيْ دِنِيَّا وِيْ دِنِيَّ اَحْسَانَتِهِ بِيَادِيْ بَاهَهُ اَدِرَجَهُ لَهُ سَبَبَهُ دِنِيَّا مِنْ
جَوْحَاجَهُ بِخَلِيلِهِنْ اِيَّا تَرَا سَلَامًا جَالِمَ الْمَطْبَبِ ہے کہ اس بَاتِ ہمْ جَابَرَتِے بِرَبِّهِ لَکَهُ اور اَشَرُوكَهُ بِزَادِهِ
ہُبْرِفَتِ ہے کہ بِچِیرَہِهِارَسَے لَهُ طَارَ کَھِی کَھِی۔

لَهُ دِارِمِی (صَدِیَّہ) بِلَدِیْر (فَتَادِے خَنْقِی) اَذَالِ الْخَنَا (شَاهِ دَلِی) اَسِرَّ مَابِرَجَ (۱۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اے میرے بیٹے بیٹک اصدقاںی تمارے لئے
ذَلَّاقُونَ لِلَّادُنْتُمْ مُسْلِمُونَ (الیقون) خاص دین اتفاہ کر جکا تو نہ راگر مسلمان
پا در کھو مسلمان مرنے کیلئے مسلمان زندہ رہنے کی ضرورت ہے اسلئے کہ جب
موت کا کوئی وقت مقرر نہیں تو ہر وقت مسلمان رہنا چاہیے تاکہ اگر کسی وقت
موت آجائے تو اسلام کی حالت میں، اور اکثریتی ہوتا ہے کہ جو جس حالت میں زندہ
رہتا ہے اکثر اسی حالت میں مرتاحی ہے اسلئے کہ موت زندگی ہی میں آتی ہے
اور مسلمان زندہ رہنے کیلئے اسلامی عقائد اسلامی رسوم اسلامی حافظت اسلامی صحبت
کی ضرورت ہے لیکن

وضع میں تم ہونصار میں تو تبدیل میں ہو و د مسلمان ہو جنس دیکھ کے شرائیں ہو د
کیا اس حالت سے پہلے علموں ہوتا ہے کہ اپنے جو ہمارے لئے پسند کر جکا وہ تم بھی
اپنے لئے پسند کرتے ہیں؟

یا در کھو و مَنْ يَنْبَغِيَ غَيْرَ الْإِسْلَامِ ذَبَّانَ لَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الظَّالِمِينَ
طاریخ :- محمد محسن ناشر و مولوی ابوالحسن علی

مطبوعہ عکوہ الطاریخ پریس مکٹور ایسٹ پریسٹ بھٹکوڑ